

ترجیح الایمان

مصنف

حافظ و قاری مولانا

محمد انیس چندوسوی

بہترین اعمال کون سے ہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا: اللہ اور رسول پر ایمان لانا۔

دریافت کیا گیا پھر؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

پھر؟ فرمایا: حجِ مبرور (حجِ مقبول)۔

(صحیح البخاری، جلد 1، کتاب الایمان، صفحہ 108)

ایمان کی تعریف

* ایمان کے لغوی معنیٰ کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں۔

(نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد 1، صفحہ 236)

* ایمان کا دوسرا لغوی معنیٰ ہے امن دینا، چونکہ (اس لیے کہ) مومن اچھے عقیدے اختیار کر کے اپنے آپ کو ہمیشہ کے عذاب سے امن دے لیتا ہے، اس لیے اچھے عقیدوں کے اختیار کرنے کا نام ایمان ہے۔

(تفسیر نعیمی، پارہ 1، البقرہ : 3)

* ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق (سچ ہونے کی تائید) کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ 1، صفحہ 172)

مزاروں کو سجدہ کرنے کا بیان

میرے عزیزو: شریعتِ محمدی میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں ہے۔ جو لوگ مزاروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ بہت بڑے گنہگار ہیں اور نارِ جہنم کے حقدار ہیں کیونکہ جو بزرگوں کو تعظیم کے لیے سجدہ کرے تو یہ شرک تو نہیں ہے لیکن یہ ناجائز و حرام ہے۔ حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابلِ عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

(جہنم کے خطرات ص.25)

سنیوں کو قبر پوجنے والا کہنا

سنی صحیح العقیدہ کو بلاوجہ مشرک کہنا خود کو شرک و کفر میں مبتلا ہونا ہے، اس لیے کہ سنی قبر کو پوجتا نہیں ہے بلکہ اس کی زیارت کرتا ہے، اور قبروں کی زیارت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حکم فرمایا ہے جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (لیکن اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں) ان کی زیارت کرو۔

جسے سلب ایمان کا خوف نہ ہو

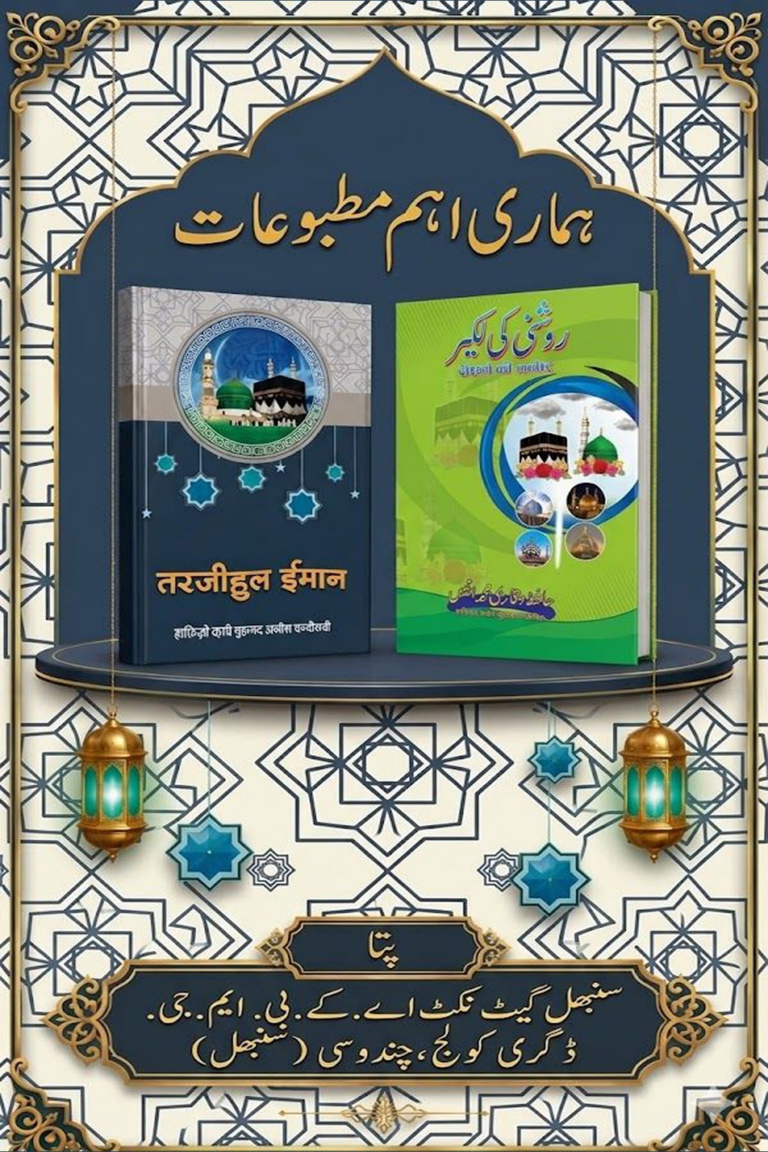
حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ جو اپنے ایمان کے چھن جانے سے نڈر ہو گیا اس کا ایمان چھن جائے گا۔ اور بعض کا قول ہے کہ گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کی سزا خاتے کا برا ہونا ہے۔

(احیاء العلوم، جلد 1، صفحہ 285)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ علماء کرام فرماتے ہیں: جس کو سلب ایمان کا خوف نہ ہو، مرتے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے (یعنی ایمان چھن جانے) کا اندیشہ ہے۔

(ملفوظات، حصہ 4، صفحہ 495)

میرے عزیزو: ہمیں اپنے ایمان کے سلب ہونے کا خوف ہونا چاہیے، اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیے، اور اس بات کا ہر وقت دھیان رکھنا چاہیے کہ کوئی بھی جملہ زبان سے ایسا نہ نکلے جو ایمان کے خلاف ہو۔


ہماری اہم مطبوعات
तरजीहुल ईमान
روشنی کی لکیر
پتا
سنبھل گیٹ نکڑ اے. کے. بی. ایم. جی.
ڈگری کولج، چندوسی (سنبھل)